(روزنامہ "امروز" ۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے وہابی مولوی کے نماز پڑھانے سے دیوبندی ملاں کو کتنی خوشی ہوئی اسس کو فخریہ طور پر پیش کیا اگر دیوبندی وہابی نہ ہوں اور حقیقی سنی حنفی ہوتے تو اسس کو یہ خوشی نہ ہوتی۔

اسس کے متعدد جواب ہیں:

نمبر ۱: یہ کہ سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ مبارکہ اس شخص کے بارے میں ہے جو "ان (وہابیوں) کے خیالات وحالات پر مطلع ہوکر انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے" اسس کی فتویٰ میں تصریح ہے اگر بالفرض خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے ایسا کیا تو وہ یقیناً ان کے خیالات وحالات پر مطلع نہ ہوں گے کیونکہ بقول "امروز" جی حضوریوں نے خواجہ صاحب سے نہیں نواب صاحب سے ان کے وہابی اور منکر اولیاء اللہ ہونے کی شکایت کی تھی لہٰذا خواجہ صاحب قبلہ اعلیٰحضرت قبلہ کے فتویٰ کی زد میں نہیں آتے۔ آپ کا یہ جوڑ توڑ کامیاب نہیں ہوتا نظر آتا۔

نمبر ۲: یہ کہ اسس مولوی کا نام بقول امروز احمد بخش تھا یہ نام وہابیوں دیوبندیوں کی جان کے لئے قیامت ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی اشرف علی تھانوی کفر وشرک کی باتوں کے بیان میں لکھتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ	سہرا باندھنا۔ علی بخش۔ حسین بخش (احمد بخش محمد بخش۔ پیر بخش فرید بخش) نام رکھنا اور

یوں کہنا کہ خدا رسول چاہے تو فلاں کام ہوجائے (یہ سب شرک ہیں)
("بہشتی زیور" اول ص۴۵)

مدرسہ خیر المدارس کا فتویٰ	الجواب ۱۹۱/۱۷ عبدالنبی عبدالرسول و نبی بخش و پیر بخش

احمد بخش یہ سب نام درست نہیں باقی نُوراحمد۔ نُور محمدؐ۔ غلام معین الدین۔ غلام محی الدین یہ درست ہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ اصغر علی غفرلہ

نائب مفتی خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح عبداللہ غفراللہ لہ مفتی خیر المدارس ملتان ۱۱/۲/ ھ



مولوی اشرف علی تھانوی کا کاروباری عقیدہ

تنخواہ کے لئے قیام و مولود جائز

" کانپور میں مجلس میلاد قائم ہوتی ہے اور لوگ کھڑے ہوکر سلام پڑھتے ہیں میرا جی جلتا ہے مگر بہرحال وہاں کانپور میں قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیاوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے"

(لہٰذا میلاد وسلام میں تنخواہ کے لئے شامل ہوتے رہے) "(سیف یمانی ص۲۳-۲۴)
بتایئے مذہبی خودکشی کی ایسی بدترین مثال دنیا کے کسی بھی مذہب میں دیکھی آپ نے تنخواہ کے لئے قیام و میلاد جائز ہوگیا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی ڈانٹ ڈپٹ اور تھانوی صاحب کا پُرفریب جواب

جب دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو علم ہوا کہ اُن کا حکیم الاُمت کانپور میں چند ٹکوں کے لالچ میں میلاد و قیام میں شرکت کر رہا ہے انہوں نے سخت ڈانٹ پلائی اور اُن کو گنگوہ سے کانپور خط لکھا یہ بات مولوی رشید احمد گنگوہی کے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے خود ہی کھول دی، اس نے مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کا جوابی مکتوب شائع کر دیا۔ ملاحظہ ہو:

جواب مولوی اشرف علی تھانوی

"بوالا خدمت بابرکت قدوۃ العرفا زبدۃ الفضلا حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم تسلیم بصد تعظیم قبول باد والا نامہ شرف صدور لایا معزز فرمایا حضرت عالی کے ارشادت سے اس عمل (مولود و قیام) کے جو مفاسد علمیہ و عملیہ عوام میں غالب ہیں پیش نظر ہوگئے اور ارادہ کرلیا کہ ہرگز ایسی مجالس میں شرکت نہ ہوگی اب یہاں (کانپور) کی حالت عرض کر کے جواب کا انتظار ہے ...... (مولود و قیام) کی پوری طرح مخالفت کر کے قیام دشوار ہے گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھے وہابی کہتے ہیں اور بعض پیر دنی علماء بھی یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں "یہ شخص (اشرف علی) وہابی ہے اس کے دھوکہ میں مت آنا......" اب تین صورتیں محتمل ہیں ایک یہ کہ ایسے موقعہ پر کوئی حلیہ (بہانہ) کر دیا کروں گا مگر اس کا ہمیشہ چلنا محال ہے۔ "دوسرے یہ کہ صاف مخالفت کی جاوے مگر اس میں نہایت شور و فتنہ ہے جس کی حد نہیں دنیوی مضرت یہ ہے کہ اس میں جہلا (اہل سنت) عوام سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہے۔ دینی مضرت یہ ہے کہ اب تک جو ان لوگوں کے (دھوکہ سے)

عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے (وہابی بنایا ہے) سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی اس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی ہے اب تک پوشیدہ رہا۔ تیسری صورت یہ کہ یہاں کا تعلق ملازمت ترک کر دیا جاوے .... یہاں ربیع الاوّل و آلاخر میں ان مجالس (مولود) کی زیادہ کثرت ہے..... الخ اشرف علی از کانپور

۲۹۔ محرم ۱۳۲۵ ہجری

"(تذکرہ الرشید" جلد اول ص۱۳۵ و ص۱۳۶)

یہاں سُنّی مسلمانوں کے لئے بھی لمحۂ فکر یہ ہے کہ یہ وہابی لوگ تنخواہ وملازمت اور وہابیت پھیلانے کے لئے تقیہ کرتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے مولود و قیام تک بھی کر گزرتے ہیں۔

مسجد مدرسہ دیوبند میں مولود شریف | " فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا وہاں ایک سیّاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمدؐ عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پہ پہنچ گئے خطبہ شروع کیا چونکہ ربیع الاوّل کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا"
"(ارواح ثلاثہ" صفحہ ۳۴۹)

تحفۃ المقلدین کے نام پر دھوکہ منڈی | مصنّف نے صفحہ ۸۹ پر پھر دوبارہ سیّدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ العزیز کے والد گرامی کے نام سے ایک فرضی کتاب کو غلط منسوب کر کے بعض علماء اہل سنّت کے فتاویٰ نقل کئے ہیں جس کی ابتداء غلط اور انتہا جھوٹ ہے۔ نہ تو امام اہل سنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی مولانا نقی احمد خاں صاحب ہے، نہ اُن کی دنیا میں "تحفۃ المقلدین" نامی کوئی کتاب ہے مولوی جوزف کہیں سے لاکر دکھا دے تو اس کو آنے جانے کے کرایہ کے علاوہ حسب حیثیت مبلغ دس روپیہ

انعام دیا جائے گا۔ ہم اس کی صداقت کا لوہا مان لیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ کانگریسی ایجنٹ نام نہاد شیخ العرب والعجم حسین احمد اجودھیا باشی نے کمال بے ایمانی سے یہ فرضی کتاب گڑھ کر "الشہاب الثاقب" میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے والد ماجد سے منسوب کی تھی اور آج سے بہت پہلے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ "خالص الاعتقاد" ص۱۱ پر اور علامہ اجل مولانا شاہ محمد اجمل رضوی مفتی سنبھل مراد آباد "ردِ شہاب ثاقب" ص۵ پر اس کا رد فرما کر دیوبندیت کے ڈھول کا پول کھول چکے ہیں جو مکھیاں حسین احمد نے ماری تھیں یہ بدبخت حرام خور اُن کا خون چوس رہا ہے اور فرضی کتابوں کے جھوٹے حوالے دے کر اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کر رہا ہے اور اس نے صفحہ ۸۹ پر بعنوان "احمد رضا خاں بریلوی کے والد ماجد علماء بریلوی کی نظر میں" جو سرخی جمائی ہے اس کی بے ایمانی و دھوکہ منڈی کی عکاسی کرتی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ صفحہ ۹۰ پر علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور۔ صفحہ ۹۱ پر مولانا محمد عنایت اللہ صاحب اور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ص۹۲ پر مولانا اقتدار احمد خاں گجراتی ص۹۳ پر مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمۃ وغیرہ کے فتاویٰ رشید و خلیل، تھانوی و نانوتوی کے بارہ میں قطعاً حق ہیں مگر ان کا اطلاق اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے والد ماجد پر نہ ہوگا یہ فتاویٰ فرضی بنیاد پر لئے گئے ہیں نہ "تحفۃ المقلدین" نامی کتاب سیدنا اعلیٰحضرت کے والد ماجد کی تصنیف ہے نہ اس میں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کو علماء دین مومنین صالحین صادقین مانا گیا۔ جب بنیاد فرضی ہے تو فتویٰ کیسا۔ اور پھر سائل نے علامہ ابوالبرکات صاحب وغیرہ حضرات کو جو استفتاء بھیجا وہ بھی جعلسازی کی اعلیٰ دستاویز ہے۔ اس میں نہ "تحفۃ المقلدین" کا ذکر، نہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے والد ماجد کا نام ص۸۹ کے استفتاء میں مولانا نقی احمد خاں صاحب مرحوم بریکٹ میں بند ہے یہ بعد میں لکھا گیا ہے۔

ورنہ علامہ سید ابوالبرکات صاحب اس سفید جھوٹ کا دامن چاک فرما کر دیوبندی دھوکہ منڈی کا چہرہ بے نقاب فرما دیتے۔ فرضی بنیاد پر ہم بھی اکابر دیوبند سے فتویٰ لے سکتے ہیں کہ "کیا فرماتے علماء دین مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے سور کا گوشت مدرسہ دیوبند کے احاطہ میں کھانا جائز ہے" اور بعد میں بریکیٹ میں بند کر کے لکھدیں "یہ بات مولوی قاسم نانوتوی نے تحفۃ المرتدین مطبوعہ صبح صادق سیتا پور کے صفحہ ۹۸ پر لکھی ہے تو کیا سور کے حلال ہونے کے فتویٰ کا اطلاق جناب مولوی قاسم نانوتوی صاحب پر ہو جائے گا؟ پھر منقول از رسالہ "صدائے حق" ۱۳۷۷ھ بھی مشکوک ہے یہ نہیں لکھا فلاں نمبر شمارہ فلاں ماہ فلاں صفحہ۔ الغرض "صدائے حق" کا حوالہ بھی غیر معتبر ہے۔

اور پھر جن اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار کا یہ بد باطن ملاّں حوالہ دے رہا ہے وہ حضرت مولانا علامہ نقی علی خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ مولوی محمد احسن نانوتوی دیوبندی کی "تحذیر الناس" کے عقائد اپنانے کی بنا پر تکفیر فرما چکے ہیں چنانچہ مولوی محمد احسن نانوتوی دیوبندی خود لکھتے ہیں۔ "مگر مولوی (نقی علی) صاحب نے براہ مسافر نوازی کوئی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھے اس کی اطلاع دی بلکہ اول ہی کفر کا حکم شائع فرما دیا۔ اور تمام بریلی میں لوگ اسی طرح (کافر) کہتے پھرے ...... مولوی نقی علی خاں اس تحریر سے بھی نہ مطمئن ہوئے اُن کی رائے میں اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا محمد احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے تھے اس لئے مولوی نقی علی خاں نے رام پور سے ایک فتویٰ منگوایا جس کی رُو سے "تحذیر الناس" کے عقائد اپنانے کے جرم میں) مولانا محمد احسن کی تکفیر مشتہر کی گئی۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۸۸)

یاد رہے اس کتاب کا تعارف مفتی محمد شفیع صاحب صدر دارالعلوم کراچی نے لکھا ہے مذکورہ حوالے سے ثابت ہوا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ کے والد ماجد مولانا علامہ نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نانوتوی صاحب کی "تحذیر الناس" کے مندرجات کی بنا پر تکفیر کرتے تھے تو

پھر ملّاں جوزف کس منہ سے کہہ رہا ہے کہ اعلیٰحضرت کے والد ماجد نانوتوی صاحب اور گنگوہی صاحب کو صالحین صادقین اور علماءِ دین مانتے تھے یہ صریح بہتان و افتراء ہے۔ جب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے نانوتوی و گنگوہی کو صالحین و صادقین تحریر کیا ہی نہیں "تحفۃ المقلدین" نامی اُن کی کوئی تصنیف سرے ہی نہیں تو پھر ص۸۹ تا ص۹۵ جو علماء کے فتاویٰ شائع کئے ہیں ان کا اطلاق امام اہلِ سنّت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے والد گرامی پر ہرگز ہرگز نہ ہوگا اور یہ سارا کاروبار جھوٹ اور فریب کا ہے۔

ملّاں جوزف نے ص۹۴ پر مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کا بھی ایک فتویٰ نقل کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے "جو افراد اپنے کو دیوبندی یا غیر مقلد کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں وہ تمام کافر نہیں ہیں صرف وہ افراد کافر ہوں گے جو گستاخ اور بے ادب اور توہینِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مرتکب ہوئے ہیں، جو دیوبندی توہین آمیز عبارات کو پسند نہیں کرتے اور کوئی گستاخی اور توہین کے مرتکب نہیں ہوئے وہ کافر بھی نہیں ہیں اسی طرح جو دیوبندی توہین و گستاخی کی وجہ سے کافر ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے جو گستاخ نہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کے اس فتویٰ کے مقابلہ میں ملّاں جوزف نے ص۹۵ پر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں نام بنام تصریح ہے کہ یہ سب کفّار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے الخ۔ ملّاں جوزف کو اس میں بظاہر تضاد نظر آیا کہ اعلیٰحضرت تو فرما رہے جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو گستاخی نہ کرے وہ کافر نہیں اس کے پیچھے نماز جائز ہے تو ملّا جوزف کو جان لینا چاہئے۔ مفتی محمد حسین صاحب نے اپنے فتویٰ میں یہ بھی تصریح کی ہے کہ "جو دیوبندی توہین آمیز عبارتوں کو پسند نہیں کرتے" (یعنی کفر سمجھتے ہیں) وہ کافر نہیں"۔ مفتی صاحب کا مطلب

یہ نہیں ہے کہ جو دیوبندی خود تو توہین نہ کرے اور توہین کرنے والوں کو اپنا مقتدا و پیشوا تسلیم کرتا ہو وہ بھی کافر نہیں۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں۔ مفتی صاحب سے دوبارہ تحقیق کی جا سکتی ہے کہ جو شخص توہین کرنے والوں کو مسلمان اور اپنا امام و مقتدا سمجھے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ ان کا جواب یہی ہوگا کہ جو توہین کرنے والوں کو مسلمان اور اپنا پیشوا سمجھے وہ بھی کافر ہے اور ایسے کے پیچھے نماز باطل و مردود ہے۔ اعلیٰحضرت اور مفتی صاحب کے فتویٰ میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

مصنف "سیف شیطانی" نے علماء اہل سنت خصوصاً امام اہل سنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ مبارکہ اس انداز سے پیش کیے ہیں جیسا کہ علماء اہل سنت بلاوجہ کسی کی تکفیر کرتے ہیں۔ کاش کہ مصنف میں دیانت ہوتی اور وہ اپنے اکابر کی "تحذیر الناس" "حفظ الایمان" "براہین قاطعہ" "صراط مستقیم" "تقویت الایمان" کی گستاخانہ عبارات بھی نقل کر دیتا تو ظاہر ہو جاتا کہ فتاویٰ تکفیر کی وجہ کیا ہے۔

قارئین کرام! دیوبندی گستاخانہ عبارات کی تفصیل دیکھنے کے لئے رسالہ "حسام الحرمین" "الکوکبۃ الشہابیہ" "مناظرۂ بریلی" "رد شہاب ثاقب" "اطیب البیان رد تقویۃ الایمان" اور ہماری کتاب "قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی" کا مطالعہ کریں۔

رضاخانی کلمہ شریف کا افتراء

جس قدر دروغگوئی اور دجل فریب کا وافر کوٹہ دیوبندی ملاؤں کے حصہ میں آیا ہے شائد شیطان بھی اس سے محروم رہا ہو اور کچھ نہیں تو صـ۹۶ پر بڑے طمطراق اور قطعی وثوق و اعتماد سے (معاذ اللہ) لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کو بریلویوں کا رضاخانی کلمہ شریف قرار دے ڈالا۔ بلاشبہ دیوبند دغا بازی و بے ایمانی کا مرکز ہے۔ ملاں جوزف نے یہ حقیقت کا منہ چڑاتے ہوئے اور دیوبندی کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پر علماء اہل سنت کے مواخذہ کے جواب میں محض بدلہ لینے کی نیت سے لکھا ہے۔

قارئین کرام! غور کریں کہ اس ذلیل مصنف میں کتنی بے حیائی ہے۔ سرخی لکھتا

ہے۔ "رضا خانی کلمہ شریف" اور حوالہ دیتا ہے "فوائدِ فریدیہ" کا۔ اوّل تو یہ کہ ہم اہلسنّت تو اس کلمہ کو کلمہ طیبہ نہیں سمجھتے نہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی کتاب میں مذکور و منقول اور نہ ہمارا اس پر ایمان بلکہ یہ ملّاں اپنے قول سے ایک غیر کلمہ کو کلمہ شریف قرار دے کر خود اپنے اصول سے کافر ہوا کیونکہ چشتی رسول اللہ جب کلمہ نہیں ہے تو اس کو کلمہ شریف قرار دینا سراسر گمراہی ہے۔ دوم یہ کہ اس عنید مریدِ نارشید نے اس کو "فوائدِ فریدیہ" صـ۸۳ سے نقل کیا ہے اور "فوائدِ فریدیہ" اعلیٰحضرت علامہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی تصنیف نہیں ہے بلکہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے اور خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کو یہ شخص خود بھی ولی کامل سمجھتا اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے، ملاحظہ ہو:

"لیکن پاک سنّی تنظیم کے صدر تو ڈیرہ غازی خاں سے بیٹھے ہوئے کوٹ مٹھن کے برگزیدہ انسان اور اپنے مسلم شدہ ولی خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا کیا حملے کر رہے ہیں" ("سیف شیطانی" صـ۵)

اور لکھتا ہے "صـ۱۴ پر خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف شدہ سلسلہ شریفہ" ("سیف شیطانی" صـ۹)۔

جب خواجہ صاحب معاذ اللہ چشتی رسول اللہ کے قائل ہیں اور یہ اس کلمہ کو ناجائز سمجھتا ہے تو پھر حضرت خواجہ کو برگزیدہ انسان ولی کامل اور رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کا کیا مطلب ہے؟ ایک شخص پر نیا کلمہ گھڑنے کا افتراء بھی کیا جا رہا ہے۔ چشتی رسول اللہ کہنے کا الزام بھی لگایا جا رہا ہے لیکن اس کو برگزیدہ انسان ولی کامل اور رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھا جا رہا ہے؟

حقیقتِ حال کی وضاحت

حقیقت یہ ہے کہ اکابر و اصاغرِ دیوبند دیوبندیوں کے جدید نام نہاد کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

جس پر خود دیوبندی حکیم الامّت تھانوی صاحب نے اپنے اس کلمہ پڑھنے والے مُرید کو یُوں کہہ کر حوصلہ افزائی کی تھی کہ "اس واقعہ میں تسلّی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالےٰ متبع سنّت ہے" ("الامداد" تھانہ بھون) پر علماء اہل سنّت کے محققانہ اعتراضات کی یلغار سے تنگ آ چکے تھے اس لئے انہوں نے بوکھلاہٹ کے عالم میں جوابی طور پر یہ کلمہ بعض اہل چشت سے نقل کر کے اس کو رضا خانی کلمہ شریف قرار دیا حالانکہ "فوائد فریدیہ" میں چشتی رسول اللہ کی وضاحت و تصریح بھی ہے اس کو ملّاں رحمانی ہضم کر گیا صرف یہ الفاظ نقل کر دیئے جو اس کی دھوکہ منڈی کے لئے مفید تھے اور پھر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر بھی کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ "فوائد السالکین" ملفوظات خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدّین گنج شکر میں موجود ہے۔

گھر کی شہادت دیوبندی وہابی فرقہ کے ایک اور ملّاں جوزف کے ہم ذوق مصنّف ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی اپنی ایک تازہ تصنیف "توحید خالص" پہلی قسط گھر کے چراغ کے صفحہ ۸۰ پر اسی چشتی رسول اللہ کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:۔

"خواجہ فرید الدّین گنج شکر بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی کی محفل میں مختلف قسم کے ذکر ہو رہے تھے .... ایک مرتبہ شیخ (خواجہ) معین الدّین (چشتی) کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی کی آپ (خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ) نے اُس کو بٹھا لیا اُس نے عرض کی کہ میں مرید ہونے آیا ہوں فرمایا "جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کر لوں گا"۔ اس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک بار اس طرح پڑھ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ چونکہ (وہ) راسخ العقیدہ تھا اس نے فوراً پڑھ دیا خواجہ (معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ) نے اس سے بیعت لی اور بہت کچھ خلعت عطا کی اور فرمایا میں نے فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھ کو مجھ سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھواؤں میں کون اور کیا چیز ہوں میں ایک ادنیٰ بندگان و غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں حکم وہی ہے جو تو اوّل سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس بات سے تری صدق عقیدت معلوم ہوئی اب تو میرا مرید صادق ہوا۔"

("فوائد السالکین" ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷)

مولوی سرفراز گکھڑوی کی شہادت

ملاں جوزف کے ایک اور ہم ذوق وہم عقیدہ دیوبندی وہابی مصنف مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۶۲۵ھ کی سوانح عمری ملقب بہ انوار خواجہ میں مذکور ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ نے اس کے سامنے وہی شرط پیش کی جو حضرت شبلی نے اپنے مرید کے سامنے پیش کی تھی۔ اس شخص نے وہ شرط قبول کی تو آپ نے فرمایا کہ پڑھو لا الہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ اس نے پہلے انکار کیا لیکن جب دیکھا کہ اس شرط کے بغیر بیعت محال ہے تو جبراً وقہراً اس نے لا الہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ پڑھا اس کے بعد خواجہ معین الدین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ محض تمہاری عقیدت مندی کا امتحان تھا عقیدہ وہی رکھنا جو تمہارا تھا۔ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ غلام ہوں (محصلہ) ارشاد الاخیار ص ۵۴"

("عبارات اکابر" صفحہ ۲۵۵ و صفحہ ۲۵۶ از مولوی سرفراز خاں گکھڑوی دیوبندی)

کس قدر ظالم ہے یہ دیوبندی ملّاں جوزف ! واقعہ کیا ہے کیا بنا دیا گیا منقول ہے "فوائد فریدیہ" خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ "فوائد السالکین" میں حضرت خواجہ معین الدّین اجمیری علیہ الرحمۃ وحضرت خواجہ بختیار کاکی وحضرت بابا فریدالدین گنج شکر قدست اسرارہم سے ذمہ لگایا جا رہا ہے اعلحضرت علّامہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے۔ یہ کس قدر ظلم اور ستم ظریفی اور بدترین قسم کا سفید جھوٹ ہے۔ کیا اس خرافات والزام تراشی وبہتان طرازی کی زد حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدست اسرارہم پر نہیں پڑتی؟ کیا دیوبندی قوم میں رتی برابر بھی دیانت ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ پر بھی کیا الزام جبکہ وہ واقعہ کے بعد فرمارہے ہیں کہ یہ تمہاری عقیدت مندی کا امتحان تھا۔ میں کس لائق ہوں ادنیٰ غلام وبندگان محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے ہوں اور یہ کہ فرمایا عقیدہ وہی رکھنا جو تمہارا تھا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

رضا خانی درود شریف

اس عنوان کے تحت خائین وکذاب مصنف اورجاہل مناظر نے مولانا شاہ علّامہ محمد عارف اللہ صاحب قادری کے شجرہ طیبہ کے حوالے سے ایک درود نقل کیا ہے ہم کہتے ہیں یہ بھی تھانوی درود کا بدلہ لینے کے لئے لکھا گیا اور یہ علماء اہل سنّت کی مار سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے مولانا شاہ علّامہ عارف اللہ صاحب قادری کے نام گرامی سے شائع شدہ درود کوئی نیا درود نہیں بلکہ وہی پرانا درود ہے اور باقی دعا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ درود وسلام اور برکت بھیج حضور (صَلّی اللہ علیہ وسلّم) پر اور آپ کے آل و اصحاب و اولیاء پر اور اپنے عبد ضعیف محمد عارف اللہ قادری پر" ہر ذی علم جانتا ہے کہ حضرات اولیاء وعلماء پر تبعاً اس کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ جائز ہے ہر کوئی دعا کے اختتام پر کہتا ہے وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ سیِّدنا محمد وَّآلہٖ وَصَحابہٖ اَجْمَعِیْن۔ یہاں بھی آل واصحاب پر تبعاً وضمناً درود ودعا ہے ورنہ درود وسلام مستقلاً انبیاء ورسل

علیہم السّلام کے ساتھ خاص ہے۔ اور اگر مولانا شاہ عارف اللہ صاحب مدظلہ کا تحریر فرمودہ درود واقعی غلط ہے تو پھر اس کو دُرود شریف لکھ کر ملّاں جوزف بھی گمراہ و بے دین ہوا۔ بہر حال یہ کوئی قابل مواخذہ بات نہیں البتہ دیوبندی تھانوی درود واقعی قابل ملامت ہے جو یہ ہے "اللّٰھم صل علٰے سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرفعلی"

("الامداد" تھانہ بھون بابت ۸۔ صفر ۱۳۳۶ھ)

یہ ہے نیا تھانوی دیوبندی درود جو تبعاً نہیں بلکہ مستقلاً ہے جس میں تھانوی دیوبندی حکیم الاُمّت کو سیدنا ونبینا تک کہاگیا ہے۔ ملّاں جوزف اپنی بلاؤں سروں کے سر ڈال کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہا ہے اور بے دریغ جھوٹ پر جھوٹ بکتا چلا جا رہا ہے اور قطعاً شرم وحیاء محسوس نہیں کرتا۔

آخری وصیّت "سیف شیطانی" کے صفحہ ۹۷ پر سیدنا امام اہل سنّت سرکار اعلحضرت فاضل بریلوی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک وصیّت نقل کی ہے وہ یہ ہے

"میرا (احمد رضا خاں بریلوی) دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے" ("وصایا شریف" صفحہ ۹)

ملّاں جوزف نے اپنی خبیث فطرت سے مجبور ہو کر غلیظ روح کی تسکین کے لئے امام اہل سنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی یہ وصیت تو نقل کر دی لیکن جرأت لب کشائی نہ ہوئی کسی معقول دلیل سے اس کا مدلل "ردّ" نہ کر سکا یہیں سے اس جاہل کی علمی بے بضاعتی آشکارا ہے۔ بہر حال یہ کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ آج سے بہت پہلے دیوبندی وہابی مناظر یہ اعتراض کر چکے ہیں ۱۳۵۴ھ میں بریلی شریف کے عظیم مناظرہ میں دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی نے بھی یہ اعتراض کیا تھا اور محدث اعظم پاکستان امام المناظرین مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ سے ذلّت آمیز شکست اور عبرتناک مار کھائی تھی ملاحظہ ہو "روئیداد مناظرہ بریلی" اور ۱۳۵۲ھ میں باغ لانگے خاں ملتان میں اور پھر ادری ضلع اعظم گڑھ

میں ۱۳۵۳ھ میں شیر بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خانصاحب رضوی قدس سرہٗ اور مولوی منظور سنبھلی کے درمیان مناظرہ ہوا۔ دونوں جگہ متذکرہ بالا وصیت پر بحث ہوئی۔ اور دیوبندی وہابی مناظر کو بُری طرح مار کھانی پڑی تفصیل "روئیداد مناظرہ اوری و مناظرہ ملتان سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح گذشتہ سال "دھماکہ" نامی کتاب میں بھی اس وصیت کو موضوع بحث بنایا گیا اس کا مدلل و مفصل و مسکت جواب فقیر راقم الحروف نے "قہرِ خداوندی بر دھماکہ دیوبندی" میں عرض کیا ہے لیکن یہ ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ کٹے ہوئے اعتراضات اور پٹے ہوئے سوالات پھر کئے جا رہے ہیں جو مکھیاں مولوی منظور سنبھلی اور مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری وغیرہ نے ماری تھیں انہیں کا جنازہ ملاں جوزف سر پر اُٹھائے پھرتا ہے کہ میں بھی ایک بقلم خود مناظر ہوں۔ بہر حال اس وصیت پر دیابنہ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اعلٰحضرت نے فرمایا "میرا دین و مذہب" حالانکہ یہ بدبخت غور کریں تو اسی میں جواب ہے کہ "جو میری کتب سے ظاہر ہے" بس جواب ہو گیا۔ امام اہلسنّت کی تصانیف مُبارکہ کو دیکھ لیا جائے قرآن و حدیث کے خلاف کچھ نہ ملے گا اور اعلٰحضرت نے اپنی کُتب کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ اس دور میں ہر بے دین قرآن و حدیث کا نام لیتا ہے اس لئے دیابنہ وہابیہ روافض وقادیانیہ کی کُتب نہیں بلکہ میری کُتب کا مطالعہ کرنا یہی صحیح مذہب ہے اور قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ اگر کسی دیوبندی میں جرأت اور استعداد و قابلیت ہے تو وہ ثابت کرے کہ اعلٰحضرت قدس سرہٗ کی فلاں بات "قرآن مجید" و حدیث حمید کے منافی ہے۔

احادیث صحیحہ میں ہے کہ قبر میں منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں "من ربک" تیرا رب کون ہے۔ "ما دینك" تیرا دین کیا ہے؟ مردہ دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے "دینی الاسلام" یعنی میرا دین اسلام ہے"۔ تو ان احادیث سے میرا دین کہنا ثابت ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میرا گھڑا ہوا دین خود ساختہ دین۔ اعلٰحضرت نے ازراہ محبت یہ فرمایا کہ "میرا دین"۔

جیسا کہ کہتے ہیں میرا رَبّ۔ میرا رَسُول تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا خود ساختہ رَبّ یا خود ساختہ رَسُول بہرحال اعلیٰحضرت کی اس وصیّت میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے۔ اور اس وصیّت کے بارہ میں مولوی ضیاء احمد دیوبندی وہابی اپنی کتاب "التحقیق الحبیب فی بیان انواع التثویب" صفحہ ۲۴۳ پر لکھتے ہیں اور وصیت کنندہ مصاب اور اس کی وصیّت عین شریعت ہوگی پھر اسی صفحہ ۲۴۳ پر ہے "متبع وصیّت مذکورہ عنداللہ مصاب ومثاب ہے" اس جواب پر دیوبندی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے مدرس مولوی عبداللطیف صاحب سہارنپوری کی تصدیق بھی موجود ہے۔ ملاّں جوزف کو گھر کی خبر لے کر اعتراض کرنا چاہیئے۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی اس وصیّت کے ذیل میں یہ لایعنی بکواس ہے کہ "یعنی کھانے میں بنی اسرائیل کی اقتداء اور جہاد میں ان سے بھی آگے کہ اپنے والد مولانا نقی احمد مرحوم مغفور کو دیوبندی وہابی اور کافر اور اُن کے نکاح اولاد و ولد الزنا محروم الارث تک کا فتویٰ دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ ولد الشیطان کی یہ شیطانی بکواس بھی علم وتحقیق کا کوئی حصہ ہے مولانا سیدی نقی علی خانصاحب قدس سرہٗ کے خلاف کہاں یہ ناپاک فتویٰ ہے؟ اور مولانا نقی علی خاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے کس کتاب میں کس جگہ یہ برتشی کٹھ پتلی تھانوی دیوبندیوں کے خود ساختہ قطب عالم نارشید اور نانوتوی قاسم کو صالحین وصادقین قرار دیا ہے؟ سچ ہے دیوبند جھوٹوں اور کذّابوں کا مرکز ہے۔ ملاّں جوزف نے کھانے اور جہاد کا نام بھی لیا ہے تو بتلایئے کیا دیوبندی کچھ نہیں کھاتے کوّے اور کیوڑے تک تو چٹ کر جاتے ہیں اور ثواب قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۰ ممکن ہے ملاّں جوزف کھانے کا قائل نہ ہو اور حسین احمد اجودھیا باشی کے ہندو آقاؤں کی طرح مرن برت کا قائل ہو۔ الغرض اس قسم کی بے تحاشہ لایعنی بکواس اور بکثرت الزامات کے باوجود ملاّں جوزف اہل سنّت وجماعت کو اس شعر کے مصداق قرار دیتا ہے:

؎ وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اس میں ملاں جوزف نے یہ مسلمان ہیں کہہ کر اہل سنت کو مسلمان تو تسلیم کرلیا ہے اوراس کے باوجود وہ جو بکواس کرتا ہے وہ شیطانی فیض ہے۔

اپنے کذاب ہونے کا اقرار

کہتے ہیں جھوٹے آدمی کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے یہی حال جوزف شیطانی کا ہے۔ ص۹۷ پر لکھتا ہے

"رضاخانی خدا" اس کے ذیل میں ہے؛

فرید باصفا ہستی — محمد مصطفیٰ ہستی
چہا گویم چہا ہستی — خدا ہستی خدا ہستی

ان اشعار کا صحیح مفہوم سمجھے بغیر "رضاخانی خدا" کی سرخی جمادی لیکن چونکہ یہ جھوٹا ہے پرلے درجہ کا کذاب ہے حافظہ کمزور ہے اس کو یاد نہیں رہا۔ اس بدبخت نے ص۲۹ پر لکھا تھا "احمد رضاخاں بریلویوں کے خدا ہیں" ملاحظہ ہو "سیف شیطانی" ص۲۹

قارئین کرام؛ غور فرمائیں اس کمینے کذاب کی کوئی بات صحیح بھی ہے۔ کیا یہ مردود عالم کہلانے کا مستحق ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ دیدہ دانستہ دوسروں کے خلاف بلا ثبوت ودلیل بکواس کرکے اپنے اکابر کی پگڑیاں اچھلوانا چاہتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر تھوکا ہوا منہ پر آکر پڑتا ہے۔

صفحہ ۹۸ پر لکھتا ہے" ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامی کو بیت اللہ کے طواف کے لئے مکہ معظمہ جا رہے تھے فرمایا کہ اگر بیت اللہ کا طواف کرنا ہو تو مکہ معظمہ جاؤ اور اگر خدا کا طواف کرنا ہو تو میرا طواف کرلو"

اگرچہ حوالہ ناتمام دخیانت شدہ ہے، ہم اس پر مختصراً عرض کریں گے کہ اہل اللہ کے کلام کو سمجھنا جاہل ومجہول ملاں جوزف کے بس کا روگ نہیں۔ ممکن ہے اُن بزرگ کی مراد یہ ہو

کہ "قرآن مجید" میں ہے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی اللہ تعالٰی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے طواف چکر لگانے کو کہتے ہیں اس اعتبار سے انہوں نے ایسا کہا ہوگا اور پھر ملّاں جوزف خود اپنی "سیف شیطانی" کے صفحہ ۲۶ پر تسلیم کرتا ہے:

" بعینہٖ اسی طرح وجد و ذوق اور سکر کی حالت میں اگر کوئی شخص چند کلمات کسی کی مدح میں کہہ بیٹھے یا فرط محبت میں ایسے الفاظ نکل جائیں جو کہ ظاہری طور پر شریعت کے خلاف معلوم ہوں تو اول اس کی تاویل کرلی جائے گی اگر تاویل نہ ہوسکے تو پھر قائل کا اعتقاد پوچھا جائے گا اور وہ ظاہر معنی کا معتقد نہیں ہے تو پھر اس پر حکم تکفیر عائد نہ ہوگا"

کیا ملّاں جوزف نے اپنے اکابر کے اقوال کی تاویل کا ہی ٹھیکہ لیا ہوا ہے وہ حقیقی اولیاء اللہ اور مشائخ کرام کے اقوال کی تاویل نہیں کرسکتا! ملّاں جوزف نے اپنی اسی کتاب کے صہ و صہ پر فقیر راقم الحروف کے متعلق لکھا ہے کہ "وہ علماء کی عبارات کو کس طرح سمجھ سکتا ہے"۔ جب اس کا یہ قول ہے کہ ہم دیوبندی ملاؤں کی عبارات نہیں سمجھ سکتے تو پھر یہ خود بتلائے کہ کیا وہ خود حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ جیسے باکمال بزرگ اور آپ کے ہم عصر اکابر اولیاء اللہ کے عارفانہ اقوال کو کیسے سمجھ سکتا ہے! اور اس شیخ علیہ الرحمۃ نے تو حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو بیت اللہ کے طواف کے لئے مکہ معظمہ جانے کو فرمایا۔ لیکن دیوبندی مولوی محمود الحسن کہتے ہیں کعبہ شریف سے نا رشید گنگوہی کے وطن گنگوہ چلو۔ اپنے مرثیہ میں لکھتے ہیں:

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

بتلائیے کعبہ میں کس چیز کی کمی تھی؟ کیا وہاں عرفانی ذوق و شوق پیدا ہونے کا روحانی سامان نہ تھا؟ اور پھر دیوبندی تو مولوی رشید احمد گنگوہی جی کو اپنا دینی و ایمانی قبلہ و کعبہ مانتے ہیں۔ محمود الحسن سے ہند کا نعرہ مار کر لکھتا ہے:۔۔۔

؎ ہمارے قبلہ وکعبہ ہو تم دینی و ایمانی

(”مرثیہ گنگوہی“ ص ۶ از محمود الحسن شیخ دیوبند)

یہ ہے دیوبندیوں کے شیخ کی جرأت کہ مسلمانوں کے دینی و ایمانی قبلہ وکعبہ کی جگہ گنگوہی کو اپنا قبلہ وکعبہ بنالیا۔ حالانکہ وہ گنگوہی سختی سے منع بھی کر گیا تھا۔

ملاحظہ ہو:

حضور علیہ السلام کو قبلہ وکعبہ کہنا مکروہ تحریمی و منع ہے۔

سوال:۔ قبلہ وکعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی وکعبہ دنیوی .... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب ...... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں؟ حرام ہے یا غیر حرام؟ مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟

الجواب:۔ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی (قریب حرام) ہیں لقولہ علیہ السلام لاتطرونی الحدیث رواہ البخاری والمسلم جب زیادہ حدشان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد گنگوہی ”فتاویٰ رشیدیہ“ ص ۱۸۴)

مقام غور وفکر ہے کہ جو چیز نبی علیہ السلام کے لیے مکروہ وممنوع تھی وہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے عین ایمان و اسلام کیسے بن گئی بلکہ محمود الحسن نے رشید گنگوہی کو دینی و ایمانی قبلہ وکعبہ قرار دے دیا۔ دیوبندیوں کو چاہیئے کہ کعبہ شریف کی بجائے رشید گنگوہی کی قبر کا حج کیا کریں۔

مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۹ پر پھر دوبارہ ”ہفت اقطاب“ کے اشعار نقل کئے حالانکہ ان کا جواب ہو چکا ایک چیز کے بار بار اعادہ سے کیا حاصل؟

دیوبندی وہابی دراصل یہ اشعار اس بات کے جواب میں حقیقت کا منہ چڑانے کے لئے پیش کرتے ہیں کہ "ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی کا) ذہن معاً اس

طرف منتقل ہوا کم سن عورت ہاتھ آئے گی الخ" (رسالہ "الامداد" ماہ صفر ۱۳۳۵ھ۔)

دیوبندیوں نے اس عبارت پر علماء اہل سنت کی مار سے بچنے اور حقیقت کا منہ چڑانے کے لئے ان اشعار کی فرضی گستاخی گھڑلی۔ اور یہ مصنف کی جہالت ہے کہ اس کو یہ بھی تمیز نہیں کہ شعر کس طرح لکھا جاتا ہے دو شعروں کو پانچ ٹکڑے بنا کر بے ترتیب نقل کر ڈالا ہے اور باوجود کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کا حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والے پر فتویٰ بھی نقل کر رہا ہے لیکن بے حیائی سے مذکورہ بالا اشعار کے ضمن میں سیدی صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کی والدہ محترمہ کی شان میں بکواس بھی کر رہا ہے مولانا علامہ ابو الحسنات قادری رضوی علیہ الرحمۃ کے متعلق "سیف شیطانی ص۳۳" پر لکھتا ہے۔ "مولانا ابو الحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے" لیکن پھر بھی مولانا ابو الحسنات علیہ الرحمۃ کی اماں محترمہ کی شان میں بکواس کر رہا ہے سچ ہے

؎ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے

ص۱۰۰ وص۱۰۱ پر حضرت صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی صاحب قدس سرہٗ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں سیدہ عائشہ پر تہمت لگانے والے کو کافر و مرتد رافضی جہنمی بتایا گیا اس کے حاشیہ میں بکواس کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خاں بریلوی بد دین رافضی جہنمی تھا (معاذ اللہ) حالانکہ یہ مردود بخوبی جانتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ کی تنقیص شان کرنے والا بد دین رافضی جہنمی اشرف علی تھانوی ہے ملاحظہ ہو "الامداد" ماہ صفر ۱۳۳۵ھ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ رافضیوں سے دیوبندیوں کے گہرے روحانی و جسمانی رشتے ہیں ملاحظہ ہو:

دیوبندیوں کی لڑکی شیعوں کے نکاح میں | دیوبندی حکیم الامت تھانوی کے پاس ایک استفتاء آیا۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ فرمائیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی (دیوبندی وہابی) المذہب

عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا دریافت طلب یہ امر ہے کہ سُنی و شیعہ کا تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عند الشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں ؟

اشرفعلی تھانوی کا جواب

"نکاح منعقد ہو گیا لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال" (امداد الفتاوی جلد ۲ صـ۲۴۲)

نمبر۲۔ شیعوں کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (امداد الفتاوی جلد ۲۔ صـ۱۳۸)

تعزیہ بنانے کی اجازت

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ "ایک گاؤں ہے کانپور کے ضلع میں کھنبیر پور ہے میں وہاں کے لوگوں کے متعلق شُدھی ہونے کی خبر سُنی تھی میں اُس گاؤں میں ایک مجمع کے ساتھ گیا اور اس باب میں ان لوگوں سے گفتگو کی ان میں سے ایک شخص تھا جو ذرا چودھری سمجھا جاتا تھا میں نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ سنا ہے کہ تم شُدھی ہونے کو تیار ہو"..... اُس نے کہا میرے ہاں تعزیہ بنتا ہے (بنتا ہے) ہم ہندو کل ہے کو ہونے لگے میں (اشرف علی) نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی"

"..... اجمیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ تھانوی) نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دیا تھا" (الافاضات الیومیہ جلد ۴۔ صـ۱۳۸)

شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اس لئے اہل تعزیہ کی نصرت کرنی چاہیئے۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۴۔ صـ۱۳۹)

نماز جنازہ

"حضرت (قاسم نانوتوی) نے اُن (شیعوں) کے اصرار پر منظور فرما لیا اور جنازہ پر پہنچ گئے ..... نماز (جنازہ پڑھانے) کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور شیعہ کی نماز (جنازہ) شروع کر دی" (سوانح قاسمی جلد ۲۔ صـ۱۱) اس کے ضمن میں ایک

نام نہاد کرامت گھڑی گئی ہے۔

● ...."مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال فرماگئے .... نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳- نومبر ۴۴ء بروز اتوار ادا کی گئی نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ (جانشین مولوی احمد علی صاحب لاہوری) نے پڑھائی۔"

("خدام الدین" لاہور ۸- نومبر ۴۴ء صـ۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی

"صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔" ("فتاویٰ رشیدیہ" جلد ۲- صـ۱۴۰)

بتایئے رافضیوں کے ہم عقیدہ ناری جہنمی معاذ اللہ اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خانصاحب ہیں یا اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، محمد یعقوب نانوتوی، عبید اللہ انور۔ ؟

آپ ہی اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہو گی

حضرت ابوالحسن خرقانی سے تمسخر

صـ۲۱ پر لکھتا ہے۔ "خدا کے ساتھ بریلویوں کی کشتی۔" "حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پچھاڑ دیا"

("فیوضات فریدیہ" صـ۸۲ ترجمہ "فوائد فریدیہ")

بریلویوں کا خدا بریلویوں سے کتنا بڑا ہے اس عنوان کے تحت لکھتا ہے، "یہ بھی فرمایا ہے (ابوالحسن خرقانی) نے کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں"

("فیوضات فریدیہ" صـ۸۳)

اب اس بے وقوف کو کون بتائے کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ بریلوی کیسے ہو گئے ؟ وہ غازی اسلام فاتح سومنات سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ہمعصر ولی کامل اور شیخ وقت عارف باللہ ہیں۔ ملاں جوزف اپنے پاگل پن میں ان کو بریلوی کہہ رہا ہے

ملاحظہ ہو" نوائے وقت" لاہور ۵۔فروری ۱۹۷۶ء صفحہ اوّل مڈ ایڈیشن "سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے سومنات پر جو آخری ۱۷واں حملہ کیا تو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعا کی"۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ سے بقول دیوبندی کتابچہ "دھماکہ" دو سو سال پہلے ہے" (دھماکہ صفحہ ۵) اور بقول مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی" حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۶۲۵ھ" گویا حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ کا زمانہ بقول دیوبندی مصنفین ۴۲۵ھ ہے گویا آج سے نو سو سال پہلے کے حوالہ جات وعقائد بھی اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حصہ میں آگئے اور اس کی ذمہ داری بھی بریلویوں پر ہے درحقیقت یہ مردود بریلویوں پر الزام تراشی کے پردے میں حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ جیسے اکابرِ اسلام کی شان میں زبان درازی کر رہا ہے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ اور سلطان محمود غزنوی سے دیوبندیوں کو اس لئے دشمنی اور سخت ناگواری ہے کہ جن ہندوؤں کے حسین احمد مدنی، عطاء اللہ بخاری، کفایت اللہ دہلوی، ابوالکلام آزاد وغیرہ دیوبندی مُلّاں ایجنٹ تھے اور جن کے مال پر اہل دیوبند پلتے تھے ان ہندوؤں کے مرکز سومنات کے مندر پر محمود غزنوی نے حملہ کیوں کیا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعائیں مقبول ہوئیں، سومنات پر مسلمانوں کا قبضہ کیوں ہوا۔ درحقیقت مولوی جوزف اپنے ہندو آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے حضرت ابوالحسن خرقانی کے خلاف زبان درازی بہتان طرازی کر رہا ہے ورنہ اس جیسے جاہلِ مطلق کے بس کی بات نہیں کہ یہ عارف باللہ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ العزیز کے عارفانہ کلام کو سمجھ سکے سمجھنا تو درکنار اس بد باطن نے تو دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کے لئے عبارات بھی جوڑ توڑ کر کے نقل کی ہیں اور پھر حوالہ دیا "فیوضات فریدیہ ترجمہ فوائد فریدیہ" لکھا ہے جس کے مصنف کو یہ برگزیدہ انسان اور رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر ولی کامل تسلیم کرتا ہے۔

میں قادی جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مُسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتحِ سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ملجاء و ماوی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مُسلمان نہیں تو پھر کیا مُسلمانی کی ٹھیکیداری کانگرسی کٹھ پتلی حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور کہتے ہیں، خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔ یہی حال بکسی مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ صـ۱۰۲ پر بکتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موحد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہٗ ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کدہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے صـ۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے"۔ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جُدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جُدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مُشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جُدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر ملاں جی

کیا آفتاب کی روشنی بول وبراز پر پڑنے سے نجس ہو جائے گی۔ کہیں تو عقل وشعور کا دامن تھامیئے سطحی باتوں فرسودہ اعتراضات سے جاہل دیوبندی قوم کا ہی جی بہلایا جاسکتا ہے مگر اہل علم دُنیا سے ناپید نہیں ہو گئے ہیں۔ کاش کہ ملّاں جی سُنّی مسلک پر زبان طعن دراز کرنے سے قبل اپنے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کی شیخ کے حاضر وموجود ہونے سے متعلق "امداد السلوک" کا مطالعہ کرتا جس کا حوالہ گذشتہ اوراق پر نقل ہو چکا ہے۔

مصنف کی دیدہ دلیری کے ساتھ مسلسل حماقتوں پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ شخص خیانت کے فن میں کمال وعروج کو پہنچا ہے اور نہایت ڈھیٹ واقع ہوا ہے اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

یعقوب فرماتے ہیں کہ وہ مرد ہر اُس حمل کی حالت پر مطلع فر ہوتا ہے جو ابھی تک ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے (یعنی) کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وُہ اُسے جانتا اور دیکھتا ہے "(نجم الرحمن ص۱۰۶)۔

حالانکہ یہ بات بھی علّامہ وقت مولانا غلام محمود صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت عارف باللہ یعقوب خادم حضرت سیّدی سیدا حمد رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نقل فرمائی ہے جس کو علّامہ فاروقی نے اپنی کتاب "التوحید" میں نقل کیا جس کی تفصیل علّامہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے "لطائف" ص۲۹۲ جلد ۱۔ میں بیان فرمائی۔ مگر اعتراض ہے مذہب اہل سنّت پر کیوں اس بازی ہو رہی ہے امام اہل سنّت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے خلاف۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟

دیوبندی حکیم الامّت کا چُورن

ہم سمجھتے ہیں کہ دیوبندیت وہابیت کے نوزائیدہ مبلغ و مناظر کے جو اندام مخصوصہ کا مرض ہے وہ قرآن واحادیث کے دلائل سے رفع نہیں ہوگا۔ اس کے رحم کی خرابی اور درد تو دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب کے چُورن سے ختم ہوگا۔ ویسے بھی ملّاں جوزف کو چُورن بہت پسند ہے تو لیجئے تھانوی کا چُورن حاضر ہے:

"میں (اشرف علی تھانوی) ایک مجذوب کی دُعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام مرتضیٰ

ہے۔ اُن سے کہا گیا تھا کہ "اس لڑکی میری (اشرف علی کی) والدہ کے اولاد زندہ نہیں رہتی تو (مجذوب صاحب نے) فرمایا "عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا" اس کو کوئی نہیں سمجھا میری والدہ سمجھ گئیں اور کہنے لگیں "باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جاتے ہیں اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو" وہ (مجذوب) خوش ہوئے اور فرمایا "یہ لڑکی (اشرف علی کی والدہ) بڑی ذہین ہے یہی مطلب ہے" نانی صاحبہ نے فرمایا "تو آپ ہی نام رکھ دیجئے" فرمایا "دو لڑکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا اکبر علی خاں" عرض کیا گیا "کیا یہ پٹھان ہیں" فرمایا "ہاں ہاں ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا ایک ہمارا ہوگا وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دنیا دار ہوگا پھر ہم دو بھائی ہوئے۔"

("افاضات یومیہ" حصہ پنجم ص۲۰۱)

نام نہاد مناظر اسلام کو چاہیئے کہ ہمیں بتائے کہ کیا مجذوب صاحب جناب تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے اندام مخصوصہ اور رحم کی حالت و کیفیت پر ہر وقت نظر رکھتے تھے آخر اُن کو کیسے پتہ چل گیا کہ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے بچے عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتے ہیں؟ اور یہ کہ مجذوب نے کس طرح بتا دیا کہ اب اُن کے دو لڑکے ہوں گے؟ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے رحم و اندام مخصوصہ پر اُن کی نظر تھی یا نہیں! ــــ کہیئے جناب حکیم الامت کے چورن سے آپ کی بدہضمی دُور ہوئی یا نہیں؟

بانی مدرسہ دیوبند کا چورن

اندام مخصوصہ کا مرض ایسا ہوتا ہے کہ ٹلتے ہی ٹلتا ہے اور بیماری کوئی بھی ہو حکما و اطباء اس پر متفق ہیں کہ آتی ہے گھوڑے کی چال اور جاتی ہے کیڑی (چیونٹی) کی چال۔ اُمید غالب تو یہ ہے کہ تھانوی جی کا چُورن ملاں جوزف کے لئے شافی و کافی ہوگا کیونکہ وہ حکیم ہی نہیں بلکہ حکیم الامّۃ دیوبندیہ ہیں اور اگر نہیں جوزف کو اندام مخصوصہ کے دردناک مرض کی شدّت جان لیوا ہی ہے تو ہم اس کو بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمّد قاسم صاحب نانوتوی کے شفاخانہ لئے چلتے ہیں وہ ان کے سب سے

بڑے سول سرجن ہیں:

"مولانا (قاسم) نانوتوی فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی کے ایک مُرید تھے جن کا نام عبداللہ خاں تھا اور قوم کے راجپوت تھے۔ اور یہ حضرت کے خاص مُریدوں میں سے تھے ان کی حالت یہ تھی اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے۔ "تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا"۔ اور جو آپ بتلا دیتے تھے وہی ہوتا تھا" (ارواح ثلثہ صفحہ ۲۰)

اَب جوزف جی ہی اس عقدہ کو حل کریں اور اس پھندے سے نکلیں۔ ہمیں بتائیں کہ تمہارے ولایتی پیر کے خاص دیسی مُرید صاحب کو عورتوں کے اندام مخصوصہ اور حمل کی خبر تھی یا نہیں؟ ہر حمل والی عورت کے پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی اس چیز پر ان کی نظر تھی یا نہیں؟ بریلوی ولی اور عارف کی پہچان بتانے سے پہلے گھر کے پیروں اور بزرگوں کی خبر لیں۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

قارئین کرام! غور فرمادیں کہ دیوبندیوں کے پیر بھی ولایتی ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں ان کا مرکز جو ولایت ہے اور ان کی سرکار برٹش اور بزبان خود یہ ان کے فرمانبردار اور وہ ان کی رحمدل گورنمنٹ۔ تفصیل کے لئے "تذکرۃ الرشید" ملاحظہ ہو۔